not

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ڈاکٹر محمد اکبر ملک ☆

آٹھویں صدی ہجری میں عربی سیرت نگاری

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ایک ایسا محبوب موضوع ہے جس پر قرون اولیٰ سے اب تک ہزاروں علما اور محققین نے پرخلوص انداز میں خامہ فرسائی کی ہے اور سیرت کے ہر پہلو پر ہر زمانے، ہر زبان اور دنیا کے ہر خطے میں بیشمار منظوم و منثور کتابیں لکھی گئی ہیں۔ رسول کریم ﷺ کی سیرت کا یہ معجزہ ہے کہ مسلم اور غیر مسلم کی قید سے بالاتر ہو کر اصحاب علم و فضل نے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے اور اس بحر ناپیدا کنار سے نہایت محبت اور عقیدت کے ساتھ اپنی اپنی بساط کے مطابق موتی سمیٹنے کی کوشش کی ہے۔ اس موضوع پر تصنیف و تالیف کا سلسلہ بدستور جاری ہے اور ان شاء اللہ قیامت تک یہ تسلسل برقرار رہے گا۔

آٹھویں صدی ہجری میں جلیل القدر حفاظ، محدثین، مفسرین، مجتہدین، متکلمین اور فقہا پیدا ہوئے جنہوں نے درس و تدریس اور تصنیف و تالیف کی خدمات سے علوم شرعیہ کو زندہ رکھا، اس سلسلے میں انہوں نے اپنی عمریں صرف کر دیں۔ معروف محقق ابو زہرہ نے آٹھویں صدی ہجری کو ملت اسلامیہ کا کثیر علمی دور قرار دیا ہے۔ (۱) اس زمانے میں علمی تحریک کے نتیجے میں تفسیر، حدیث، فقہ، تصوف اور عقائد کے موضوع پر بیش قیمت تصانیف منظر عام پر آئیں۔ اس دور میں سیرت نگاری کے میدان میں بھی کئی اہل فن نے طبع آزمائی کی اور اپنی اپنی صلاحیتوں کے خوب جوہر دکھائے۔ مذکورہ عہد میں عربی زبان میں سیرت کی متعدد کتابیں تصنیف کی گئیں۔ زیر نظر مضمون میں اس دور کی چند معروف کتاب سیرت کا اجمالی تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

المختصر فی سیرة سید البشر / عبد المؤمن دمیاطی (۶۱۳-۷۰۵ھ)

شرف الدین ابو محمد عبدالمؤمن بن خلف الدمیاطی، دمیاط (مصر) میں پیدا ہوئے۔ حصول علم کے لئے آپ نے حجاز، دمشق، حلب، حماہ، جزیرہ اور بغداد کا سفر کیا اور بہت سے شیوخ سے علمی فیض حاصل کیا۔ آپ فقہ، حدیث اور لغت کے ماہر تھے۔ فقہائے شافعیہ کے اکابرین میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔

☆ استاد شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ ایس، ای کالج بہاول پور۔

آپ نے قاہرہ میں وفات پائی۔مصنف ممدوح کی تصنیف ''المختصر فی سیرۃ سید البشر'' کے حوالے اکثر کتابوں میں نظر آتے ہیں۔یہ کتاب تقریباً ایک سو صفحات پر مشتمل ہے۔پٹنہ کے کتاب خانے میں اس کا ایک نسخہ موجود ہے۔(۳)۔

سیرت خلاطی / علی القادوسی (۷۰۸ھ)

علم الدین علی بن محمد الخلاطی، القادوسی، الرکابی، حنفی، مصر کے مشہور عالم تھے۔''شرح الھدایہ للمرغینانی'' ان کی نامور کتاب ہے۔آپ نے سیرت کے موضوع پر ایک کتاب لکھی (۴) جو عموماً ''سیرت خلاطی'' کے نام سے معروف ہے۔

مختصر سیرت ابن هشام / احمد الواسطی (۶۵۷۔۷۱۱ھ)

عماد الدین ابو العباس احمد بن ابراہیم الواسطی، البغدادی، الحنبلی، الدمشقی، مشرقی واسط میں پیدا ہوئے اور دمشق میں وفات پائی۔فقہ اور تصوف میں آپ کو بلند مقام حاصل ہے۔عبادت و ریاضت، تصنیف و تالیف اور ذکر و فکر آپ کی زندگی کا معمول تھا۔دمشق میں علامہ ابن تیمیہ کی رہنمائی میں آپ نے سیرۃ نبوی ﷺ کا مطالعہ کیا۔بعد ازاں موصوف نے سیرت ابن ہشام کی تلخیص کی۔(۵) واسطی کی مذکورہ کتاب کا ایک مخطوطہ انقرہ میں انجمن تاریخ ترکی کے کتب خانے میں زیر نمبر (۲۸۱) محفوظ ہے۔(۶)

عیون الاثر فی فنون المغازی والسیر / ابن سید الناس (۶۷۱۔۷۳۴ھ)

ابو الفتح محمد بن محمد بن محمد ابن سید الناس الاندلسی، الاشبیلی، الشافعی قاہرہ میں پیدا ہوئے۔آپ نے علوم اسلامیہ میں سے حدیث نبوی ﷺ میں تخصص پیدا کیا اور ایک مدت تک مدرسہ ظاہریہ میں حدیث کا درس دیتے رہے۔ایک مؤرخ نے آپ کو محدث، حافظ، مؤرخ، فقیہ، ناظم، ناثر، نحوی اور ادیب کے القابات سے یاد کیا ہے۔آپ نے قاہرہ میں وفات پائی۔(۷)

ابن سید الناس نے ''عیون الاثر'' کو دو جلدوں میں تصنیف کیا ہے۔یہ کتاب ۱۳۵۶ھ میں مصر سے شائع ہوئی۔بعد ازاں یہ کتاب دار الفکر اور دار الآفاق الجدیدہ بیروت سے شائع ہوئی ہے۔مذکورہ کتاب اپنے فن پر بڑی جامع، متین اور معتبر و مستند کتاب ہے، لیکن ابن القویلع محمد بن محمد (م ۷۳۸ھ) کہتے ہیں کہ ابن سید الناس نے مجھے ''عیون'' دکھائی تو میں نے اس میں سو ایسی جگہوں پر نشان لگائے جہاں ان کو وہم ہوا ہے۔(۸)

حافظ برھان الدین ابراہیم بن محمد الحلبی (م ۸۴۱ھ) نے نور النبراس فی سیرۃ ابن سید الناس

کے نام سے ''عیون الاثر'' کی نہایت محققانہ شرح لکھی ہے۔ یہ کتاب دو جلدوں میں ہے اور مفید معلومات کا خزانہ ہے۔ ندوہ کے کتب خانہ میں اس کا ایک نہایت عمدہ نسخہ موجود ہے۔(۹) ابن سید الناس نے رسول اللہ ﷺ کی مدح میں ایک قصیدہ بھی لکھا جو ''بشریٰ اللبیب فی ذکری الحبیب'' کے نام سے معروف ہے۔(۱۰)

المورد العذب الهنی فی الکلام علی سیرۃ عبد الغنی / عبد الکریم الحلبی
(۶۶۴۔۷۳۵ھ)

قطب الدین ابو علی عبدالکریم بن عبدالنور الحلبی، المصری، الحنبلی بحیثیت محدث اور مؤرخ بہت مشہور ہیں۔ آپ حلب میں پیدا ہوئے اور متعدد شیوخ سے فیضیاب ہوئے۔ آپ نے صحیح بخاری کی دس جلدوں میں شرح کی۔ ''کتاب الاربعین فی الحدیث'' ان کی معروف کتاب ہے۔ موصوف نے ''السیرۃ النبویہ لعبدالغنی المقدسی (۶۰۰ھ) کی شرح دو جلدوں میں کی اور اس کا نام ''المورد العذب الهنی فی الکلام علی سیرۃ عبدالغنی'' رکھا۔ آپ نے مصر میں وفات پائی۔(۱۱)

سیرۃ خیر الخلائق محمد المصطفیٰ سید اهل الصدق والوفاء / علی الخازن
(۶۷۸۔۷۴۱ھ)

علاء الدین ابو الحسن علی بن محمد بن ابراہیم الشیحی، البغدادی، الشافعی تفسیر اور حدیث کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ بغداد میں پیدا ہوئے اور ایک عرصے تک دمشق میں قیام پذیر رہے۔ آپ دمشق میں خانقاہ سمیساطیہ کے مدرسہ میں خازن کتب تھے۔ آپ نے حلب میں وفات پائی۔ موصوف نے ''لباب التاویل فی معانی التنزیل'' کے نام سے تین جلدوں میں قرآن مجید کی تفسیر لکھی جو تفسیر خازن کے نام سے معروف ہے۔(۱۲) علی الخازن نے سیرت نبویہ پر بھی ایک مطول کتاب مرتب کی (۱۳) صاحب معجم المؤلفین نے اس کتاب کو ''سیرۃ خیر الخلائق محمد المصطفیٰ سید اهل الصدق والوفاء'' کے نام سے موسوم کیا ہے۔(۱۴)

کتاب المغازی / شمس الذهبی (۶۷۳۔۷۴۸ھ)

شمس الدین ابو عبداللہ محمد بن احمد الذھبی دمشق میں پیدا ہوئے۔ بعد ازاں قاہرہ منتقل ہو گئے اور کئی ملکوں کا علمی سفر کیا۔ آپ نے دمشق میں وفات پائی۔ آپ عظیم مؤرخ، ماہر علم الرجال اور معروف محدث تھے۔ آپ کو مؤرخ الاسلام اور شیخ المحدثین بالشام کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ تاریخ الاسلام الکبیر، میزان الاعتدال فی نقد الرجال، طبقات الحفاظ، طبقات مشاہیر القراء آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔ امام موصوف کی ''کتاب المغازی'' مروج اور متداول ہے۔ یہ کتاب در اصل ان کی ''تاریخ'' کی پہلی

جلد ہے جسے الگ شائع کیا گیا ہے۔(۱۵)

السیرة النبویه / ابن الترکمانی (۶۸۳۔۷۵۰ھ)

قاضی القضاۃ علاء الدین ابوالحسن علی بن عثمان الماردینی، المصری، الحنفی المعروف بابن الترکمانی قاہرہ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے مختلف علوم میں دسترس پائی اور درس وافتاء کو مشغلۂ زندگی بنایا۔ آپ مصر کے نامور فقیہ، مفسر، لغوی، حاسب، شاعر، ادیب اور ناثر تھے۔ قاہرہ میں منصب قضاء پر فائز تھے اور یہیں وفات پائی۔ آپ نے سیرت نبوی ﷺ پر ایک کتاب تصنیف کی۔(۱۶)

زاد المعاد فی هدی خیر العباد / ابن قیم الجوزیه (۶۹۱۔۷۵۱ھ)

شمس الدین ابوعبداللہ محمد بن ابوبکر الزرعی، الدمشقی، الحنبلی المعروف بابن قیم الجوزیہ دمشق میں پیدا ہوئے اور یہیں وفات پائی۔ آپ بحیثیت فقیہ، مجتہد، مفسر، متکلم، نحوی اور محدث معروف ہیں۔ (۱۷) تصنیف وتالیف کے میدان میں بھی آپ خوب شہرت یافتہ ہیں۔ سیرت کے موضوع پر آپ کی کتاب ''زاد المعاد'' چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب سیرت بالخصوص اخلاق نبوی ﷺ کے موضوع پر ایک انسائیکلوپیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ قابل قدر کتاب اپنی افادیت کی وجہ سے کئی بار چھپ چکی ہے۔ رئیس احمد جعفری نے اس کا اردو ترجمہ کیا ہے جو نفیس اکیڈمی، کراچی سے شائع ہوا ہے۔

المنتقیٰ فی مولد المصطفیٰ / الگازرونی (۷۵۸ھ)

سیدالدین محمد بن مسعود الگازرونی فقیہ اور محدث تھے۔ آپ نے سیرت کے موضوع پر ''المنتقیٰ فی مولد المصطفیٰ'' کے نام سے عربی میں کتاب لکھی۔ فارسی میں اس کا ترجمہ ان کے فرزند عفیف الدین الگازرونی (م تقریباً ۷۶۰ھ) نے کیا۔ پھر اسی فارسی ترجمہ سے ترکی میں اس کتاب کا ترجمہ ہوا۔ حاجی خلیفہ نے اس کے برعکس یہ لکھا ہے کہ اصل کتاب فارسی میں ہے اور فارسی سے اس کا ترجمہ عربی میں ہوا جو صحیح نہیں ہے۔(۱۸)

الزهر الباسم فی سیرة ابی القاسم / مغلطائی (۶۸۹۔۷۶۲ھ)

علاءالدین ابوعبداللہ مغلطائی بن قلیج، البکجری، الترکی، المصری، الحنفی مصر کے نامور محدث حافظ، مؤرخ اور ماہر انساب تھے۔ مدرسہ مظفریہ میں شیخ الحدیث تھے۔ آپ نے ایک سو سے زائد کتابیں تصنیف کیں۔(۱۹) موصوف نے ''الزهر الباسم فی سیرة ابی القاسم'' کے نام سے ایک کتاب لکھی۔(۲۰) اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ زیر نمبر ۸۶۴، لیڈن میں موجود ہے(۲۱) علامہ مغلطائی نے ''الزهر الباسم'' کو مختصر

کر کے اس کے ساتھ خلفاء کی تاریخ شامل کی اور اس کتاب کو ''الاشارۃ الی سیرۃ المصطفیٰ وآثار من بعدہ الخلفاء'' کے نام سے موسوم کیا (۲۲) یہ کتاب مصر سے ۱۳۲۶ھ میں شائع ہو چکی ہے۔ شمس الدین محمد بن احمد الباعونی (م ۸۷۰ھ) نے اس کتاب کو ''منحۃ اللبیب فی سیرۃ الحبیب'' کے نام سے منظوم انداز میں تصنیف کیا ہے۔ (۱۲۲الف)

یحییٰ بن حمید ہ الحلبی المعروف با بن ابی ط (م ۷۳۰ھ) نے تین جلدوں میں سیرت مغلطائی کا خلاصہ لکھا۔ اس طرح حافظ دمیاطی، علاء الدین علی بن محمد الکالطی اور قاسم بن قطلو بغا الحنفی (م ۸۷۹ھ) نے بھی سیرت مغلطائی کی تلخیص کی ہے۔ ابو البرکات محمد بن عبد الرحیم (م ۷۷۶ھ) کے اختصار کا تذکرہ بھی ملتا ہے۔ (۲۳) ڈاکٹر صلاح الدین المنجد نے مغلطائی کی ایک اور کتاب ''خائص النبی ﷺ!! کی نشاندہی کی ہے۔ اس کا مخطوط (نمبر: ۳۶۵۰) الخزانۃ الملکیۃ رباط میں پایا جاتا ہے۔ (۱۲۳الف)

السیرۃ النبویہ / ابن نقاش (۷۲۵۔۷۶۳ھ)

شمس الدین ابو امامہ محمد بن علی الدکالی، المصری، الشافعی، ابن نقاش کے نام سے معروف تھے۔ آپ واعظ، مفسر، فقیہ، نحوی اور شاعری تھے اور متعدد فنون میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔ قاہرہ میں آپ نے وفات پائی آپ نے ''السابق الاحق'' کے نام سے قرآن مجید کی طویل تفسیر لکھی۔ (۲۴) علامہ موصوف نے بھی سیرت نبوی ﷺ'' تالیف کی۔ (۲۵)

العرف الذکی فی النسب الزکی / ابو المحاسن الحسینی (۷۱۵۔۷۶۵ھ)

شمس الدین ابو المحاسن محمد بن علی الحسینی مشہور مؤرخ تھے۔ آپ دمشق پیدا ہوئے اور یہاں کے علماء کی ایک بڑی تعداد سے مستفیض ہوئے۔ آپ بے شمار ضخیم و مختصر کتب کے مصنف ہیں۔ آپ نے '' العرف الذکی فی النسب الزکی'' کے نام سے آنحضور ﷺ کے نسب مبارک پر ایک کتاب لکھی۔ اس کتاب کا ایک مخطوط (نمبر ۹۵۱۶) برلین میں موجود ہے۔ (۱۲۵الف)

مختصر السیرۃ النبویۃ / ابن جماعہ (۶۹۴۔۷۶۷ھ)

عز الدین ابو عمر عبد العزیز بن محمد بن جماعہ الکنانی، الشافعی دمشق میں پیدا ہوئے۔ بعد ازاں مصر میں مقیم ہوگئے۔ آپ فقہ اور حدیث کے بہت بڑے عالم تھے۔ معروف مملوک بادشاہ ناصر محمد بن قلاوون (م ۷۴۱ھ) نے آپ کو شام کا قاضی القضاۃ مقرر کیا۔ ۷۶۷ھ میں آپ حج کے لیے مکہ گئے اور وہیں وفات پائی۔ قاضی موصوف نے ''مختصر سیرت نبوی ﷺ'' تصنیف کی (۲۶) اس کتاب کا ایک

مخطوطہ مکتبہ بایزید (نمبر ۹۲۹۵) میں ۲۹ اوراق میں موجود ہے۔ ایک اور نسخہ بھی اسی مکتبہ میں (نمبر ۵۲۹۶) موجود ہے۔ یہ نسخہ ۴۴ اوراق میں ہے (۲۷)

السيرة النبوية / ابن كثير (۷۰۱-۷۷۴ھ)

عماد الدین ابو الفداء اسماعیل بن عمر بن کثیر البصری، الدمشقی، الشافعی شام کے مستند مورخ، عظیم مفسر اور بلند پایہ محدث اور فقیہ تھے۔ آپ بُصریٰ کے مضافات میں پیدا ہوئے اور دمشق میں وفات پائی (۲۸) آپ نے اپنے زمانے کے ممتاز علماء سے مستفیض ہوئے اور تفسیر، حدیث، فقہ، اصول تاریخ اور دیگر علوم میں مہارت حاصل کی۔ آپ کثیرت التصانیف ہیں۔ تفسیر القرآن العظیم اور البدایہ والنھایہ آپ کی شہرہ آفاق کتابیں ہیں۔

''السیرۃ النبویۃ'' امام ابن کثیر کی کوئی مستقل علیحدہ تصنیف نہیں ہے بلکہ موصوف نے اپنی ضخیم تاریخ ''البدایہ والنھایہ'' میں جو طویل سیرت نبوی ﷺ بیان کی ہے۔ (۲۹) معرور محقق مصطفیٰ عبدالواحد نے اس کو من وعن علیحدہ کتاب کی صورت میں چار جلدوں میں اور اس کا ضمیمہ ''شمائل الرسول و دلائل نبوۃ و فضائلہ و خصائصہ'' کے نام سے ایک جلد میں شائع کیا ہے۔ (۳۰)

امام ابن کثیر کی ''السیرۃ النبویۃ'' اور ''شمائل الرسول ﷺ'' مستند تصانیف ہیں جنہیں موصوف نے تفاسیر قرآن، حدیث اور سیرت کے معروف مصادر کی روشنی میں مرتب کیا ہے۔ امام صاحب کی دیگر کتب سیرت یہ ہیں:

الفصول فی سيرة الرسول

ابن کثیر کی اس کتاب کو ''سیرۃ صغیرہ'' بھی کہا جاتا ہے (۳۱) حاجی خلیفہ نے اس کو ''الفصول فی اختصار سیرہ الرسول ﷺ'' کے نام سے موسوم کیا ہے۔ (۳۲) ۱۳۵۷ھ میں پہلی مرتبہ یہ کتاب قاھرہ سے اسی نام سے چھپی۔ (۳۳) بعد ازاں محققین محمد العید الخطراوی اور محی الدین مستو نے ۱۳۹۹-۱۴۰۰ھ میں اس کو ''الفصول فی سیرۃ الرسول ﷺ'' کے نام سے مدینہ منورہ سے شائع کیا۔

ذكر مولد رسول الله ﷺ ورضاعه

یہ آنحضور ﷺ کی ولادت باسعادت اور رضاعت کے بارے میں ایک مختصر رسالہ ہے جسے علامہ ابن کثیر نے احادیث اور آثار کی روشنی میں تصنیف کیا ہے۔ یہ رسالہ صلاح الدین المنجد کی تحقیق سے ۱۹۶۱ء میں بیروت سے شائع ہوا۔ بعض خامیوں کے پیش نظر محمود الارناؤوط اور یاسین محمد السواس نے دوبارہ

اس رسالے پر تحقیق کی اور اس ے ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء میں دمشق سے شائع کیا۔ یہ رسالہ مقدمہ اور فہارس سمیت ۶۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ امام ابن کثیر نے قرآن مجید کی آیت ''لقد من اللہ علی المومنین'' (۳۴) سے اس رسالے کا آغاز کیا ہے اور حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کے چند اشعار پر اسے ختم کیا ہے۔

المقتفیٰ فی ذکر فضائل المصطفیٰ / ابن حبیب الحلبی (۷۱۰۔۷۷۹ھ)

بدرالدین ابو محمد الحسن بن عمر بن حبیب الدمشقی، الحلبی، دمشق میں پیدا ہوئے اور حلب میں تعلیم پائی، یہاں آپ کے والد محتسب کے عہدے پر تعینات تھے۔ آپ نے مصر اور حجاز کا علمی سفر کیا اور پھر شام میں مستقل قیام کیا۔ موصوف حلب میں محتسب کے عہدے پر فائز تھے اور یہیں وفات پائی۔ (۳۵)

علامہ ابن حبیب حلبی ایک مشہور مؤرخ، خطیب اور ماہر علوم تھے۔ آپ نے ''المقتفیٰ فی ذکر فضائل المصطفیٰ '' کے نام سے سیرت نبوی ﷺ پر ایک کتاب تصنیف کی۔ (۳۶) اس کتاب کا ایک مخطوطہ ایا صوفیا (نمبر ۳۳۸۸) اور ایک دار الکتب المصریہ (نمبر ۳۰۹) میں محفوظ ہے۔ ایا صوفیا کا نسخہ ۹۴ اوراق میں ہے۔ (۳۷)

طراز الحلۃ و شفاء الغلۃ / ابو جعفر الرُّعَینی (۷۰۰۔۷۷۹ھ)

ابو جعفر احمد بن یوسف الرعینی، الغرناطی، الاندلسی ادیب، ناثر، شاعر اور نحو و عربیت کے ماہر تھے۔ (۳۸) انہوں نے حج کا سفر کیا اور ان کی ملاقات ایک نابینا عالم محمد بن جابر الاندلسی (م ۷۸۰ھ) سے ہوئی۔ دونوں نے شام کا سفر کیا۔ پھر قاہرہ، دمشق اور حلب پہنچے۔ اس دوران دونوں نے ابو حیان، احمد بن علی الجزری اور جمال الدین ابو الحجاج المزی (م ۷۴۲ھ) سے حدیث کا سماع کیا۔ ابو جعفر الرعینی اور ابن جابر الاعمیٰ طویل عرصے تک رفاقت میں رہے۔ دونوں الاعمیٰ و البصیر (نابینا و بینا) کے نام سے معروف تھے۔ (۳۹)

ابو جعفر الرعینی نے اپنے رفیق ابن جابر کی تصنیف ''الحلۃ السیراء فی مدح خیر الوریٰ'' کی شرح کی اور اسے ''طراز الحلۃ و شفاء الغلۃ'' کے نام سے موسوم کیا۔ (۴۰) صلاح الدین المنجد نے ان کی ایک کتاب ''السیرۃ و المولد النبوی ﷺ'' کا تذکرہ کیا ہے۔ اس کا مخطوطہ (نمبر ۴۹۴۔ مجامیع) دار الکتب المصریہ میں پایا جاتا ہے۔ (۴۱)

العین فی مدیح سید الکونین / ابن جابر الاندلسی (۶۹۸۔۷۸۰ھ)

فتح الدین ابو الفتح محمد بن ابراہیم ابن الشہید رملہ (فلسطین) میں پیدا ہوئے۔ آپ نامور کاتب،

فنِ تفسیر کے ماہر فاضل انشاء پرداز اور شاعر تھے۔(۴۵) آپ نے سیرت ابن ہشام کو دس ہزار سے کچھ زیادہ ابیات میں نظم کیا اور اس کتاب کو "فتح القریب فی سیرۃ الحبیب" کے نام سے موسوم کیا۔(۴۶)

الدرر السنیۃ فی نظم السیرۃ النبویۃ / عبد الرحیم العراقی (۷۲۵ھ-۸۰۶ھ)

زین الدین ابوالفضل عبدالرحیم بن الحسین العراقی، المصری، الشافعی مصر میں پیدا ہوئے اور قاھرہ میں وفات پائی۔(۴۶ الف) آپ نحو، لغت، قرأت، حدیث، فقہ اور اصول کے بلند پایہ عالم تھے۔ برھان حلبی (م ۸۶۱ھ) کہتے ہیں کہ میں نے فنِ حدیث میں ان جیسا عالم نہیں دیکھا۔(۴۷) آپ کے اکثر اوقات تصنیف وتالیف اور صوم وصلوٰۃ میں گزرتے تھے۔ آپ شرم وحیا کے پیکر، کثیر العلم، کثیر التواضع اور سلف صالحین کے پیرو تھے۔ آپ نہایت حسین وجمیل، نیک سیرت اور صاحب جاہ وحشمت تھے۔(۴۸)۔

حافظ عراقی نے "الدرر السنیۃ فی نظم السیرۃ النبویۃ" کے نام سے الفیہ لکھا۔(۴۹) یہ ایک ہزار اشعار پر مشتمل ہے۔اس کے مخطوطات دار الکتب الظاہریہ (نمبر ۸۳۲۴) اور سلیمانیہ (نمبر ۱۰۷/۲/۲) میں پائے جاتے ہیں۔(۵۰) "الفیہ فی السیرۃ" کے نام سے اس کا ایک مخطوط (نمبر ۱۰۹-اے آرا یف ۲۶۸۴، II ۱۰۹) پنجاب یونیورسٹی لاہور (پاکستان) کی سنٹرل لائبریری میں پایا جاتا ہے۔علامہ عراقی کی نظم کی شرح الشھاب بن ارسلان (م ۸۴۴) نے کی۔ حافظ ابن حجر العسقلانی (م ۸۵۲ھ نے بھی "الفیہ" کے شروع کے چند اشعار کی شرح کی تھی، جسے بعد ازاں علامہ سخاوی (م ۹۰۲ھ) نے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔(۵۱)

نظم الدرر من ھجرۃ خیر البشر و شرحھا / احمد الاقفھسی (قبل ۷۸۰ھ-۸۰۸)

شہاب الدین ابوالعباس احمد بن عماد بن محمد بن یوسف (۵۲) الاقفہسی، القاہری، الشافعی المعروف با بن العماد کا شمار عظیم فقہاء شافعیہ میں ہوتا ہے۔آپ نے نظم اور نثر دونوں میں بہت مفید کتابیں کیں۔موصوف نے ہجرت نبوی ﷺ کے واقعات کو منظوم تحریر کیا اور اسے "نظم الدرر من ہجرۃ خیر البشر" کے نام سے موسوم کیا۔اس کی شرح بھی آپ نے خود ہی لکھی۔(۵۳) حاجی خلیفہ اور اسماعیل پاشا نے اس کتاب کو "الدرۃ الضویۃ فی الہجرۃ النبویۃ" کے نام سے یاد کیا۔(۵۴) اس کتاب کا ایک نسخہ جامعہ استنبول کے کتب خانہ میں ۴۰ اوراق میں (نمبر ۳۱۱۲) کے تحت محفوظ ہے۔(۵۵)

السیرۃ النبویۃ / ابن الشحنہ (۷۴۹ھ-۸۱۵ھ)

زین الدین ابوالولید محمد بن محمد الحلبی، الحنفی المعروف با بن الشحنہ حلب میں پیدا ہوئے اور وہیں وفات پائی۔ آپ بحیثیت فقیہ، اصولی، مفسر، ادیب، ناظم نحوی اور مؤرخ معروف ہیں۔ درس و

افتاءاور تصنیف وتالیف آپ کی زندگی کے مشاغل تھے۔آپ متعدد بار حلف، دمشق اور قاہرہ میں منصب قضاء پر فائز ہوئے۔آپ نے سیرۃ نبوی ﷺ پر ایک کتاب تصنیف کی۔(۵۶)

نور الروض / محمد بن جماعه (۷۴۹۔۸۱۹ھ)

عزالدین محمد بن ابوبکر بن عبدالعزیز الکنانی، الحموی، المصری، الشافعی، المعروف با بن جماعہ ینبع (بحرالاحمر کے ساحل پر ایک مقام) میں پیدا ہوئے۔تعلیم وتربیت کے لئے قاہرہ میں منتقل ہو گئے۔اور وہاں علامہ ابن خلدون (م ۸۰۸ھ) سے علمی فیض حاصل کیا۔آپ مصر کے نامور فقیہہ، اصولی، محدث، متکلم، ادیب نوحیاور لغوی تھے۔آپ نے قاہرہ میں وفات پائی۔(۵۷)

ابن جماعہ نے امام سہیلی (م۵۸۱ھ) کی معروف تصنیف ''الروض الانف'' کی تلخیص کی اور اسے ''نورالروض'' کے نام سے موسوم کیا۔(۵۸) بروکلمان نے ''نورالروض'' کوایک اور جگہ ابوعمرعز الدینبن جماعہ (م۷۶۷ھ)(۵۹) اور دوسری جگہ بدرالدین بن محمد بن برھان الدین بن جماعہ الکنانی (م۷۳۳ھ) کی جانب منسوب کیا ہے جوغلط ہے (۶۰) اسی طرح ڈاکٹر سزگین نے بھی غلطی سے ''نور الروض'' کوسیرت ابن ہشام کی تلخیص بتایا ہے۔(۶۱)

حوالہ جات

۱۔ ابوزھرہ، محمد بن احمد، ابن تیمیہ، حیاتہ وعصرہ۔آراؤہ وفقہہ، ص۱۵۲، ملتزم الطبع والنشر دارالفکرالعربی، قاھرہ، بدوں تاریخ۔

۲۔ کحالہ، معجم المولفین، ۱۹۷/۶، مطبعۃ الترقی، دمشق، ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۷ء۔

۳۔ شبلی نعمانی، سیرۃ النبی ﷺ، جلد اوّل، مقدمہ، ص۳۷، نیشنل بک فاؤنڈیشن اسلام آباد، طبع پنجم، ۱۹۸۸ء۔

۴۔ کحالہ، معجم المولفین۔۱۹۱/۷۔

۵۔ ابوالفرج، عبدالرحمٰن بن شہاب الدین احمد، کتاب الذیل علی طباقات الحنابلہ لابن رجب، ص۳۵۹۔۳۶۰، مطبعۃ السنۃ المحمدیۃ، قاھرہ، ۱۳۷۲ھ/۱۹۵۳ء۔کحالہ، معجم المولفین، ۱۳۹/۱۔

۶۔ فؤادسزگین، تاریخ التراث العربی، ۴۷/۲/۱، الہیۃ المصریۃ العامۃ للکتاب، ۱۹۷۷ء۔

۷۔ کحالہ، معجم المولفین، ۲۶۹/۱۱۔

۸۔ السخاوی، شمس الدین محمد بن عبدالرحمٰن، الاعلان بالتوبیخ لمن ذم اھل التاریخ، مترجم اردو: ڈاکٹر سید محمد یوسف، ص۱۹۰، مرکزی اردو بورڈ، لاہور، بار اوّل، جون ۱۹۶۸۔

۹۔ شبلی نعمانی، سیرۃ النبی ﷺ، جلد اوّل، مقدمہ، ص۳۸۔

۱۰۔ الزرکلی، خیر الدین محمود، الاعلام، ۲۶۳/۷، مطبعۃ کوستاتسوماس وشرکاہ، قاھرہ، الطبعۃ الثانیۃ،

۱۳۷۸ھ جرجی زیدان، تاریخ آداب اللغۃ العربیۃ، ۱۶۸/۳، دار الھلال قاہرہ، ۱۹۵۸ء۔

۱۱۔ حاجی خلیفہ، مصطفٰی بن عبداللہ، کشف الظنون عن الاسامی الکتب والفنون، ۱۰۱۳/۲، وکالۃ المعارف استنبول، ۱۳۶۲-۶۰ھ۔ کحالہ، معجم المولفین، ۳۱۸/۵۔

۱۲۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۱۵۴۰/۲۔ ابن العماد الحنبلی، عبدالحئی، شذرات الذھب فی اخبار من ذھب ۱۳۱/۶، منشورات دار الافاق الجدیدۃ، بیروت، بدون تاریخ۔ الزرکلی، الاعلام، ۱۵۶/۵۔

۱۳۔ ابن حجر العسقلانی، شہاب الدین احمد بن علی، الدرر الکامنۃ فی اعیان المائۃ الثامنۃ، ۱۷۱/۳، دار الکتب الحدیثۃ، قاہرہ، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۳۸۵ھ/۱۹۶۶ء۔

۱۴۔ کحالہ، معجم المولفین، ۱۷۸/۷۔

۱۵۔ مطبوعہ دار الکتاب العربی، بیروت۔ لبنان، تحقیق: الدکتور عمر عبد السلام تدمری، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۱۶۔ السخاوی، الاعلان بالتوبیخ، اردو ترجمہ، ص ۱۹۱۔ اسماعیل پاشا البغدادی، ھدیۃ العارفین، اسماء المولفین وآثار المصنفین، ۴۰/۱، استانبول ۱۹۵۵ء۔ کحالہ، معجم المولفین، ۱۳۵/۷۔

۱۷۔ کحالہ، معجم المولفین، ۱۰۶/۹۔

۲۰۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۹۵۸/۱۔

۲۱۔ صلاح الدین المنجد، معجم ما الف عن رسول اللہ ﷺ، ص ۱۱۲، دار الکتب العلمیۃ، بیروت۔ لبنان، الطبعۃ الاولیٰ ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء۔

۲۲۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۹۵۸/۱۔

۲۲الف۔ کحالہ، معجم المولفین، ۴۲/۹۔

۲۳۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۹۵۸/۱، ۱۰۱۳/۲۔

۲۳الف۔ صلاح الدین المنجد، معجم ما الف عن رسول ﷺ۔ ص ۱۸۸۔

۲۴۔ ابن حجر، الدرر الکامنۃ، ۱۹۱/۴، الزرکلی، الاعلام، ۱۷۷/۷، کحالہ، معجم المولفین، ۲۶/۱۱۔

۲۵۔ السخاوی، الاعلان بالتوبیخ، اردو ترجمہ، ص ۱۹۱۔

۲۵الف۔ کحالہ، معجم المولفین، ۳۰۷/۴۔ صلاح الدین المنجد، معجم ما الف عن رسول ﷺ، ص ۴۴۔

۲۶۔ ابن العماد، شذرات الذھب، ۲۰۸/۷۔۲۰۹۔ الزرکلی، الاعلام، ۱۵۱/۴۔

۲۷۔ بروکلمان، ۴۲/۲، ذیل، ۴۸/۲۔

۲۸۔ احمد محمد شاکر، عمدۃ التفسیر عن الحافظ ابن کثیر، ۲۲/۱، دار المعارف، قاہرہ، ۱۳۷۶ھ/۱۹۵۶ء۔ النعیمی، عبدالقادر بن محمد، الدارس فی تاریخ المدارس، ۳۷/۱، مطبعۃ الترقی، دمشق، ۱۳۶۷-۷۰ھ۔ مصنف کی سوانح حیات کے لئے راقم کا مضمون ملاحظہ ہو: ''علامہ ابن کثیر احوال و آثار'' فکر ونظر، جلد۔ ۳۹ شمارہ۔ ۱، ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد جولائی۔ ستمبر ۲۰۰۱۔

۲۹۔ سیرۃ نبوی ﷺ کا حصہ ''البدایہ والنھایہ'' کی دوسری جلد کے آخری سے جلد ششم کے آغاز تک پھیلا ہوا ہے۔

۳۰۔ ''السیرۃ النبویۃ'' مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت۔ لبنان، ۱۳۸۳ھ ''شمائل الرسول ﷺ'' مطبوعۃ دار المعرفۃ، بیروت۔ لبنان، ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء۔

۳۱۔ ابن العماد، شذرات الذھب، ۲۳۱/۶۔

۳۲۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۱۹۲/۲۔

۳۳۔ یہ ایڈیشن مدینہ منورہ کے مکتبہ عارف حکمت کے مخطوطہ سے ماخوذ ہے۔

۳۴۔ سورۃ آل عمران: ۱۴۱

۳۵۔ السیوطی، جلال الدین، ذیل طبقات الحفاظ للذھبی، ص ۳۵۷۔۳۵۸، مطبعۃ التوفیق، دمشق، ۱۳۴۷ھ۔ الزرکلی، الاعلام، ۲۲۶/۲۔

۳۶۔ ایضاً

۳۷۔ بروکلمان، ۳۷/۲۔

۳۸۔ ابن العماد، شذرات الذھب، ۲۶۰/۶۔ الزرکلی، الاعلام، ۲۶۰/۱۔

۳۹۔ ایضاً، ۲۶۰/۶، ۲۶۸۔

۴۰۔ کحالہ، معجم المؤلفین، ۲۱۳/۲۔

۴۱۔ صلاح الدین المنجد، معجم ما الف عن رسول اللہ ﷺ، ص ۱۱۷۔

۴۲۔ قبل ازیں ابو جعفر الرعینی کے بیان میں تذکرہ ہو چکا ہے۔

۴۳۔ الزرکلی، الاعلام، ۲۲۵/۲۔ متوخر الذکر کتاب قاھرہ سے ۱۳۴۸ھ میں شائع ہو چکی ہے۔ (ملاحظہ ہو: معجم ما الف عن رسول اللہ ﷺ، ص ۳۲۱)۔

۴۴۔ صلاح الدین المنجد، معجم ما الف عن رسول اللہ ﷺ، ص ۱۱۷۔ غالباً یہ ایک ہی کتاب ہے جس کے مخطوطہ کی نشاندہی صلاح الدین المنجد نے ابو جعفر الرعینی اور ابن جابر الاندلسی کے تذکرہ میں کی ہے۔ (ملاحظہ فرمائیں: ماخذ و صفحہ مذکور)۔

۴۵۔ الزرکلی، الاعلام، ۱۹۰/۶۔

۴۶۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۱۰۱۲/۲۔ الزرکلی، الاعلام ۱۹۰/۶۔ ابن تغری بردی (م ۸۷۴ھ) کہتے ہیں کہ ابن الشہید نے ابن ہشام کی سیرت نبویہ پچاس ہزار ابیات میں نظم کی تھی اور اس پر مزید اضافے کئے تھے۔

(ملاحظہ ہو: النجوم الزاھرۃ فی ملوک مصر والقاھرۃ لابن تغری بردی، ۱۲۵/۲۱۔ مطبعۃ کوستاتسوماس و شرکاہ، قاھرہ، بدون تاریخ۔

۴۶الف۔ الشوکانی، محمد بن علی، البدر الطالع من بعد القرن السابع، ۳۵۴/۱ مطبعۃ السعادۃ، قاہرہ، الطبعۃ

الاولی، ۱۳۴۸ھ۔

۴۷۔ السخاوی، الضوء اللامع لاھل القرن التاسع، ۴/۲۷۳ امنشورات دارمکتبۃ بیروت۔لبنان، بدوں تاریخ۔

۴۸۔ ایضاً۔

۴۹۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۱/۴۷۷۔بحوالہ، معجم المولفین، ۵/۲۰۲۔

۵۰۔ صلاح الدین المنجد، معجم ما الف عن رسول اللہ ﷺ، ص۱۳۹۔

۵۱۔ السخاوی، الاعلان بالتوبیخ، اردو ترجمہ، ص۱۹۳۔

۵۲۔ علامہ سخاوی نے احمد بن عماد بن یوسف تحریر کیا ہے۔ملاحظہ کیجئے" الضو اللامع لاھل القرن التاسع، ۲/۴۷، منشورات دارالمکتبۃ الحیاط بیروت۔لبنان، بدوں تاریخ۔

۵۳۔ السخاوی، الضو اللامع، ۲/۴۸۔بحوالہ، معجم المولفین، ۲/۲۶۔

۵۴۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۱/۴۰۷۔اسماعیل پاشا البغدادی، ھدیۃ العارفین، ۱۱۸۱۔

۵۵۔ ذیل بروکلمان، ۲/۱۱۱۔

۵۶۔ ابن العماد، شذرات الذھب، ۷/۱۱۳۔الزرکلی، الاعلام ۷/۲۷۳ ابن شحنہ نے متعدد فنون میں کتابیں تصنیف کیں۔لغت، دین، تصوف، احکام فرائض اور منطق میں ان کے کئی بحر رجز کے قصیدے ہیں۔علامہ ابن حجر نے ان کی تصانیف میں "ارجوزہ فی سیرۃ الرسول ﷺ" کا تذکرہ کیا ہے۔ملاحظہ ہو الدرر الکامنہ، ۱/۴۰۰۔

۵۷۔ الزرکلی، الاعلام، ۶/۲۸۲۔بحوالہ، معجم المولفین، ۹/۱۱۱۔

۵۸۔ حاجی خلیفہ، کشف الظنون، ۱/۹۱۷، زرکلی نے اس کتاب کو "مختصر السیرۃ النبویۃ" کا نام دیا ہے۔ ملاحظہ ہو الاعلام، ۶/۲۸۲۔

۵۹۔ یہ محمد بن جماعہ کے دادا ہیں۔یہ بھی "سیرت نبی ﷺ" کے مولف ہیں۔قبل ازیں ہم ان کا تذکرہ کر چکے ہیں۔

۶۰۔ ذیل بروکلمان، ۲/۸۰۔۸۱

۶۱۔ فو اُد سزکین، تاریخ التراث، ۱/۴۷۹۔

نعتیہ ادب کا معتبر اور فکر افروز کتابی سلسلہ
نعت رنگ
مرتب: صبیح رحمانی
ہر کتاب ایک جامع مطالعہ
فضلی بک سپر مارکیٹ اردو بازار، کراچی
فون: ۲۲۱۲۹۹۱ فیکس: ۲۶۳۳۸۸۷